REGD No. L. 5254

279

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ

عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

روزنامہ

یوم چہارشنبہ

۷ شعبان ۱۳۷۵ھ

فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۵/۱۰ | ۲۱ امان ۱۳۳۵ھش ۔ ۲۱ مارچ ۱۹۵۶ء | نمبر ۶۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے

صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب اور نواب محمد عبداللہ خان صاحب بفضلہٖ رو بہ صحت ہیں

لاہور ۱۹ مارچ ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر لاہور سے تحریر فرماتے ہیں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ آج بھی حضور میو ہسپتال میں صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب اور ... محترم خان محمد عبداللہ خان صاحب کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے ۔ صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کو کل پیشاب کی رکاوٹ کی تکلیف تھی ۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے آج وہ تکلیف دور ہو گئی ہے ۔ نواب عبداللہ خان صاحب جن کو نمونیہ کی تکلیف ہے ۔ ان کے ٹمپریچر میں بھی آج کمی واقع ہو گئی ہے ۔ الحمدللہ احباب ہر دو کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضور ازراہ غلام نوازی میو ہسپتال میں مکرم مولوی رحمت علی صاحب اور مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کو دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے ۔ اپنے آقا کو دیکھ کر ان کے چہروں پر بشاشت نمودار ہو گئی ۔ اور بے ساختہ ان کے منہ سے الحمدللہ نکلا ۔ ... احباب ان کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

آج حضور کا طبی معائنہ ہوا ۔ ... اور ایک حکیم صاحب تشریف لائے ۔ اور دوائی تجویز کی ۔ ظہر و عصر کی نماز حضور نے جمع کر کے پڑھائی ۔ اور اس کے بعد قریباً ڈیڑھ گھنٹہ اپنے خدام میں رونق افروز رہے ۔ اس کے علاوہ حضور نے ملاقاتیں بھی کیں ۔ اس طرح حضور نے قریباً سارا دن مصروفیت میں گزارا ۔ جس کی وجہ سے شام کے وقت کوفت محسوس ہوئی ۔ احباب اپنے محسن آقا کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

— ربوہ ۲۰ مارچ ۔ حضرت سیدہ ام ناصر صاحبہ کی طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے ۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

— محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ کی طبیعت گزشتہ چند روز سے بد ہضمی کی وجہ سے علیل تھی ۔ پرسوں رات اچانک تبخیر معدہ کے باعث دل پر ضعف اور گھبراہٹ کا حملہ ہوا اور ٹھنڈے پسینے آنے شروع ہو گئے ۔ ابھی تک نقاہت اور گھبراہٹ میں نمایاں فرق نہیں ۔ احباب کرام اور بزرگانِ سلسلہ صاحبزادہ صاحب موصوف کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

پاکستان نے اپنی حقیقت پسندانہ پالیسی کی وجہ سے عالمی امور میں بہت اہمیت حاصل کر لی ہے

— ترکی کے وزیر اعظم جناب عدنان مندریز کی تقریر —

کراچی ۲۰ مارچ ۔ وزیر اعظم جناب محمد علی نے کل ترکی کے وزیر اعظم جناب عدنان مندریز کے اعزاز میں وسیع پیمانے پر ایک دعوت دی ۔ اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے مسٹر مندریز نے کہا پاکستان نے اپنی ترقی پسندانہ پالیسیوں کی وجہ سے عالمی معاملات میں بہت اہمیت حاصل کر لی ہے ۔ آج پاکستان کو سیٹو اور معاہدہ بغداد میں نہایت باوقار مقام حاصل ہے ۔ انہوں نے مزید کہا اقوام متحدہ کے منشور میں جو باتیں شامل ہیں ۔ ترکی بھی ان پر عمل کرنے کا تہیہ کر چکا ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان اور ترکی کے مفادات ایک ہیں ۔ اور ان میں گہرا اتفاق پایا جاتا ہے ۔ وزیر اعظم جناب محمد علی نے مسٹر مندریز کا جام صحت تجویز کرتے ہوئے کہا ترکی اور پاکستان کے مقاصد میں ہم آہنگی کا اظہار معاہدہ بغداد کی صورت میں ظاہر ہوا ہے۔

جناب عدنان مندریز دو روزہ دورے پر آج صبح کراچی سے لاہور پہنچ رہے ہیں شام کو ساڑھے چھ بجے آپ گول باغ میں ایک پبلک جلسہ سے خطاب کریں گے ۔ دوسرے افراد کے علاوہ ترکی کے وزیر خارجہ ترکی کی وزارت خارجہ کے سیکرٹری جنرل ترکی سفیر مقیم کراچی اور پاکستانی سفیر مقیم انقرہ بھی جناب عدنان مندریز کے ہمراہ ہیں۔

اسرائیل عربوں کے خلاف جنگ کرنے کی تیاریوں میں مصروف ہے

اردن کے وزیر اعظم سمیع الرفاعی کا بیان

عمان ۲۰ مارچ ۔ اردن کے وزیر اعظم سمیع الرفاعی نے گزشتہ اتوار کو یہاں امریکی اخبار نویسوں کی ایک پارٹی کو بتایا کہ اسرائیل عرب ملکوں پر حملہ کرنے کی زور شور سے تیاری کر رہا ہے ۔ انہوں نے کہا ہماری اطلاعات کے مطابق اسرائیل نے حملے کے لئے یکم مارچ کی تاریخ مقرر کی ہوئی تھی ۔ لیکن بعض نامعلوم وجوہات کی بنا پر وہ اپنے منصوبے کو عملی جامہ نہیں پہنا سکا ۔ متعدد سوالوں کا جواب دیتے ہوئے مسٹر رفاعی نے کہا ۔ اگر اسرائیل نے اپنی جارحانہ سرگرمیاں جاری رکھیں ۔ تو ایک عام جنگ اس علاقے میں جنگ چھڑ سکتی ہے ۔ اس بات کا بھی امکان ہے کہ اسرائیل جنگ چھیڑنے کے بہانے کے طور پر اردن دریا کا رخ پھیر دے ۔ امریکی اخبار نویسوں کی یہ پارٹی جو ۳۴ صحافیوں پر مشتمل ہے ۔ آجکل مشرق وسطی کا دورہ کر رہی ہے۔

کرنل ناصر کو مراکش آنے کی دعوت

قاہرہ ۲۰ مارچ ۔ مصری اخبارات کی اطلاع کے مطابق سلطان مراکش سیدی محمد بن یوسف نے مصر کے وزیر اعظم کرنل جمال عبدالناصر کو مراکش آنے کی دعوت دی ہے ۔ دورے کے لئے کوئی معین تاریخ مقرر نہیں کی گئی ۔ مراکش کے دارالحکومت رباط سے اس اطلاع کی تاحال کوئی تصدیق نہیں ہوسکی۔

صدر سوکارنو جون میں امریکہ جائیں گے

جاکرتہ ۲۰ مارچ ۔ باخبر ذرائع نے انکشاف کیا ہے کہ انڈونیشیا کے صدر ڈاکٹر احمد سوکارنو غالباً جون ۱۹۵۶ء میں امریکہ کے دورے پر روانہ ہوں گے ۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ امریکہ جاتے ہوئے صدر سوکارنو ملایا بھی جائیں گے ۔ اور بعد میں نیوزی لینڈ کا بھی دورہ کریں گے۔

ڈاکٹر خان صاحب نے اسمبلی میں "ون یونٹ" پارٹی قائم کر لی

لاہور ۲۰ مارچ ۔ قابل اعتماد ذرائع کی اطلاع کے مطابق مغربی پاکستان اسمبلی کا پہلا اجلاس اپریل کے پہلے ہفتہ میں منعقد ہوگا ۔ یہ اجلاس تین چار دن جاری رہے گا ۔ وزیر اعلیٰ مغربی پاکستان ڈاکٹر خان صاحب کل پشاور سے لاہور پہنچے تھے ۔ انہوں نے انکشاف کیا ۔ کہ ۲۴۵ ممبران مغربی پاکستان اسمبلی میں ایک جماعت موسومہ "ون یونٹ پارٹی" بنائیں گے آپ نے کہا مجھے یقین ہے ۔ کہ میری پارٹی بھاری اکثریت پر مشتمل ہوگی۔

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر بی اے ۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۱ مارچ ۱۹۵۶ء

ایک زرّیں اصول

الفضل کی اسی اشاعت میں ہم ایک مراسلہ سہ روزہ "ایشیا" لاہور سے نقل کر رہے ہیں جو دراصل ہفت روزہ "صدق جدید" لکھنؤ سے لیا گیا ہے۔ اس مراسلہ میں جو اصول بیان کیا گیا ہے۔ وہ نہایت مفید ہے۔ اور اگر ہمارے مختلف دینی فرق کے اہل علم حضرات ہمیشہ اس اصول کو مدنظر رکھیں۔ تو یقیناً تمام فضول جھگڑے اور ان کی تلخیاں ختم ہو سکتی ہیں۔ اور ہر مسلمان اپنے اپنے نظریہ کے مطابق خدمتِ اسلام میں وہ تمام قوت اور وقت صرف کر سکتا ہے۔ جو اس طرح ہم باہمی تنازعات میں خرچ کر رہے ہیں۔ اور بجائے اسلام کو تقویت پہنچانے کے اس کو کمزور کر رہے ہیں۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ صحیح عقائد صحیح اعمال کے لئے ضروری ہیں۔ مگر عقائد کے متعلق باہمی جنگ وجدل مفید نہیں ہو سکتے۔ اگر سوچا جائے۔ تو اپنے عقائد انسان کو اتنے عزیز ہوتے ہیں۔ کہ وہ ان پر قائم رہنے کے لئے اصرار کی حد تک چلا جاتا ہے۔ اس لئے عقائد کا معاملہ نہایت نازک ہوتا ہے۔ پھر جب ہم اس بات پر اصرار کریں۔ کہ جو عقائد دوسرا اپنے ظاہر کرتا ہے۔ دراصل وہ اس کے عقائد نہیں ہیں۔ بلکہ وہ درپردہ مختلف عقائد رکھتا ہے۔ تو اس سے بڑھ کر کج فہمی اور کیا ہو سکتی ہے۔ اور یہی بات ہے۔ جو دراصل فتنہ وفساد کا باعث ہوتی ہے۔ اور انسان سے غلط کاری کا ارتکاب کراتی ہے۔

اس کی بہترین مثال ہمیں اس واقعہ میں ملتی ہے۔ جبکہ ایک مقتدر صحابی نے جنگ کے دوران ایک ایسے دشمن کو قتل کر دیا جس نے اسلام کے قبول کا اظہار کلمہ طیبہ پڑھ کر کیا۔ صحابی نے اس پر اعتبار نہ کیا۔ اور یہ خیال کیا کہ وہ ایسا محض اپنی جان بچانے کے لئے کر رہا ہے۔ مگر جب یہ معاملہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے پیش ہؤا۔ تو آپ صحابی پر بہت ناراض ہوئے۔ اور فرمایا کہ کیا تم نے اس کا دل پھاڑ کر دیکھ لیا تھا۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہاں تک احتیاط کی ہے۔ کہ آپؐ نے فرمایا ہے۔ کہ جو مسلمان دوسرے مسلمان کو کافر کہتا ہے۔ کفر خود کہنے والے پر الٹ آتا ہے۔ آپؐ نے یہ اسی لئے فرمایا ہے۔ کہ مسلمان ذرا ذرا سی بات پر ایک دوسرے کو کافر نہ کہنے لگیں۔ جس سے باہمی اتحاد کی رسی ٹوٹ جاتی ہے۔

مگر یہ بات تو بڑی عجیب ہے۔ کہ ایک شخص تو یہ اعلان کرتا ہے۔ کہ میں مسلمان ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالےٰ کا سچا رسول مانتا ہوں۔ قرآن شریف کے حرف حرف پر ایمان رکھتا ہوں۔ مگر ہم فقہی باریکیوں کا ایسا جال بنتے ہیں۔ کہ اس کے اعلان کے باوجود اس کو کافر اور مرتد کے خطاب سے نوازتے ہیں ایک شخص جو علی الاعلان کہتا ہے۔ کہ میں خدا رسولؐ یا قرآن پر ایمان نہیں رکھتا۔ وہ تو بے شک مسلمان نہیں ہو سکتا۔ لیکن جو شخص ان میں سے کسی سے انکار نہیں کرتا۔ بلکہ پورے زور سے ان کا اقرار کرتا ہے۔ یہ کتنی عجیب بات ہے۔ کہ ہم اس کو کافر اور مرتد قرار دے دیتے ہیں۔ اور کوشش کرتے ہیں۔ کہ اس کے وہ حقوق جو اسلامی شریعت اس کو دیتی ہے۔ چھین لیں۔ حالانکہ قرآن کریم نے اس بات کو کئی طریقوں سے واضح کیا ہے۔ کہ دلوں کی مالک صرف اسی کی ذات پاک ہے۔ جو علام الغیوب ہے۔ اور وہی دلوں کی حالت کے مطابق بطور مالک یوم الدین ہونے کے اس کا فیصلہ کرے گا۔ اور جزا سزا دیگا۔ کوئی انسان عالم الغیب نہیں ہو سکتا۔ اس لئے وہ کسی کی باطنی حالت پر حکم نہیں لگا سکتا۔ مگر ہم چند مفروضہ ظاہری علامات کو شہادت سمجھ کر بے باکی سے کفر والحاد اور ارتداد کے فتوے لگاتے چلے جاتے ہیں۔ حالانکہ اکثر ایسا ہوتا ہے۔ کہ ہم خود اپنے حقیقی عقائد کے متعلق بھی صحیح عرفان نہیں رکھتے۔

ہم کہنے کو تو قرآن وسنّت کی پیروی کے دعویدار بنتے ہیں۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو اپنا لائحہ عمل بنانے کی تاکید کرتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اپنے علم و فضل کے زعم میں برملا نافرمانبرداری کرتے ہیں۔ جب ہم دوسرے شخص پر جو مسلمان ہونے کا اقرار کرتا ہے۔ اس کو جھٹلانے کے لئے اس کے بعض اقوال یا تحریر وتقریر کے حوالے دیکر اس کو جھٹلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ بلکہ بعض اوقات تو اتنی بددیانتی سے کام لیتے ہیں۔ کہ اصل عبارت سے کوئی ادھورا فقرہ لے لیتے ہیں۔ اور بعض اوقات اس میں تبدیلی بھی کر لیتے ہیں۔ اور پھر کوشش کرتے ہیں۔ کہ ان الفاظ کی بناء پر اس کو کفر وارتداد کا مرتکب قرار دیا جائے۔

اگر تاریخ اسلام کا مطالعہ کیا جائے۔ تو ہمیں بہت سے ایسے دردناک واقعات نظر آئیں گے کہ ہمارے اہل علم حضرات نے بعض معمولی معمولی سے اختلافات پر بہترین مسلمانوں کو کافر ومُرتد قرار دیا ہے۔ اور اپنے فتووں میں فقہ کی وہ وہ باریکیاں نکالی ہیں۔ کہ انسان مذہب سے ہی بیزار ہو جاتا ہے۔ ایسے اہل علم حضرات نے یہیں تک اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ اپنی طرف سے بعض الزامات بہتر سے بہتر مسلمانوں کے ذمہ لگا کر انہیں حکام کے ظلم وستم کا نشانہ بنایا ہے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک مقتدر صحابی کو بلکہ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ اختیار اللہ تعالےٰ نے نہیں دیا۔ کہ وہ کسی کے ظاہر اقرار سے تجاوز کر کے کسی کے باطنی حالات کے ذاتی قیاس پر اس کو نامسلم قرار دیں۔ اور اس کے ساتھ نامسلموں کا سا سلوک کریں۔ تو ہمارے درباری اہل علم حضرات کو یہ حق کس نے دیا ہے۔ کہ وہ جس کو چاہیں خواہ وہ اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کرے غیر مسلم قرار دے دیں۔ کیا وہ خدا ورسولؐ سے اسلامی حکومت کے تقاضوں کو زیادہ سمجھتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کردار تو یہ تھا۔ کہ رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی کے متعلق یہ یقین ہوتے ہوئے بھی کہ وہ منافق ہے۔ اس کی زندگی میں کبھی اس پر نامسلم ہونے کا الزام نہیں لگایا۔ اور اس کے لئے اس کو سزا دینا تو الگ رہا اسکی مسلمہ گستاخیوں پر بھی اسے اف تک نہیں کہا۔ بلکہ جب اس کے اپنے بیٹے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسے قتل کرنے کی اجازت طلب کی۔ تو آپؐ نے سختی سے اس کو منع فرمایا۔ حالانکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اسے کافر ومرتد قرار دینے کے لئے نہایت مضبوط شہادتیں موجود تھیں۔ اور اس کے کردار سے بھی اس کے دل کی حالت واضح ہوتی تھی۔ مگر آپؐ نے شہادتوں اور اس کے کردار کو لے کر اس کے خلاف کسی قسم کی کارروائی کرنا جائز نہ سمجھی۔ اس کی وجہ یہی تھی۔ کہ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں منافق کی جزا وسزا اپنے سے متعلق کر دی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کوئی ریاستی مصلحت یا اتحاد بین المسلمین کو نقصان پہنچانے کا خیال اللہ تعالےٰ کی ان واضح آیات کے خلاف اپنا فیصلہ صادر کرنے پر نہیں اکسا سکتا تھا۔ مگر بعد میں بعض اہل علم حضرات اپنے تیں اتنا بڑا سمجھنے لگ۔ اور اتنی جرأت دکھانے لگے ہیں۔ کہ اپنے مفروضہ اصولوں کے مطابق ذرا ذرا سے اختلاف پر کفر وارتداد کا فتویٰ لگانے لگے

سہ روزہ "ایشیا" نے جو مولانا سید ابو الاعلیٰ صاحب مودودی کا ترجمان ہے یہ مراسلہ اس وجہ سے شائع کیا ہے۔ کہ آج کل اہل علم حضرات جیسا کہ مراسلہ سے معلوم ہوتا ہے۔ مودودی صاحب کے متعلق وہی باتیں کہہ رہے ہیں۔ جو مودودی صاحب نے اپنے رسالہ "قادیانی مسئلہ" میں احمدیت کے متعلق کہی ہیں۔ اور جس کو ہزاروں کی تعداد میں چھپوا کر نہ صرف اردو میں بلکہ بنگلہ۔ عربی وغیرہ زبانوں میں ترجمہ کر کے تقسیم کیا ہے۔ مگر آج ان کے متعلق اسی قسم کی ایجی ٹیشن اور تقریباً وہی الزامات لگ رہے ہیں۔ جو انہوں نے احمدیت پر لگائے ہیں۔ اور انہیں اپنے ایک بیان میں یہ کہنا پڑا ہے۔ کہ یہ علماء کہتے ہیں۔ کہ یہ شخص (مودودی صاحب۔ ناقل) قادیانیوں سے بھی بُرا ہے۔

ہمیں امید ہے کہ مودودی صاحب اور ان کے ترجمان اس سے عبرت حاصل کریں گے۔ اور کم ازکم اس مراسلہ پر خالی الذہن ہو کر غور کریں گے۔ کہ کیا احمدیت کے متعلق وہ بھی اسی جرم کا ارتکاب تو نہیں کر رہے۔ جس کا حوالہ اس مراسلہ میں دیا گیا ہے۔ اور ہمیں امید ہے کہ وہ ضرور اس مراسلہ سے سبق حاصل کریں گے۔ جس کو اتنے اہتمام سے "ایشیا" نے "صدق جدید" لکھنؤ سے نقل کرنا ضروری سمجھا ہے۔

مجلس مشاورت کے لئے نمائندگان کا انتخاب جلد کیا جائے

اخبار الفضل میں مجلس مشاورت کے متعلق اعلان ہو چکا ہے۔ کہ یہ ۲۹، ۳۰، ۳۱ مارچ و یکم اپریل ۱۹۵۶ء کو ہوگی۔ لہٰذا جماعت ہائے احمدیہ کو چاہیئے۔ کہ جلد اپنی جماعتوں کا اجلاس کر کے نمائندگان کی اطلاع دیں۔

اطلاع میں یہ لکھنا ضروری ہے۔ کہ جماعت نے متفقہ یا کثرت رائے سے فلاں صاحب کو منتخب کیا ہے۔ انتخاب کی رپورٹ پر سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کی تصدیق ہونی ضروری ہے۔ کہ ان کے ذمہ چندہ کا بقایا نہیں ہے۔ انتخاب میں ان امور کو مدنظر رکھیں۔ تعداد کے لحاظ سے امیر بھی جماعت کے کوٹہ میں شامل ہیں۔ نمائندہ مخلص احمدی صاحب الرائے ہو۔ اس جماعت میں چندہ دیتا ہو۔ طالب علم نہ ہو۔ اسلامی شعار داڑھی رکھتا ہو۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

جماعت احمدیہ سیرالیون کے ایک مقدمہ کیلئے دعا کی درخواست

ہمارے مرکزی مشن بو کی زمین کے ایک حصہ پر ایک شخص نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے۔ اور عدالت میں مقدمہ دائر کیا جا چکا ہے۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ہمیں اس مقدمہ میں کامیابی عطا فرمائے۔ (وکیل التبشیر)

حضرت مسیح ناصری کے آسمان پر جانے کا بیان انجیل کے تازہ ایڈیشن سے کیوں خارج کیا گیا؟

یونائیٹڈ سوسائٹی فار کرسچین لٹریچر کی وضاحت

از مکرم شیخ عبد القادر صاحب لائل پوری

بائبل کے تازہ ایڈیشن کے متعلق الفضل میں کئی مضامین شائع ہو چکے ہیں۔ یہ ایڈیشن چالیس پراٹسٹنٹ فرقوں کی نمائندگی کرتا ہے۔ خصوصیت اس کی یہ ہے۔ کہ قدیم نسخوں سے مقابلہ کے بعد متن کی درستگی اور ترجمہ کی صحت کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ دور حاضر کے بہترین اور مشہور و معروف بائبل سکالرز اور اساتذہ فن نے سالہا سال کی محنت کے بعد یہ ترمیم شدہ ایڈیشن "ریوائیزڈ سٹینڈرڈ ورشن" کے نام سے دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اس نسخہ انجیل کے حواشی کو ایک نظر دیکھنے سے یہ حقیقت روز روشن کی طرح سامنے آجاتی ہے۔ کہ عیسائیت میں انجیل کا متن قرون اولیٰ سے جوں کا توں نہیں ہے۔ بلکہ اس میں اپنے عقائد کے پیش نظر جن کی تائید انجیل سے حاصل نہ ہو سکی۔ تبدیلیاں روا رکھی گئیں۔ مثال کے طور پر حضرت مسیح ناصری کے آسمان پر جانے کا ذکر ہی لے لیجئے۔ یہ ذکر ہمیں مروجہ نسخوں میں انجیل مرقس اور لوقا کے آخر میں اور یوحنا کے شروع $\frac{1}{12}$ میں ملتا ہے۔ قارئین حیران ہوں گے کہ "ریوائزڈ سٹینڈرڈ ورشن" میں یہ سب بیانات خارج از متن ہیں۔ اور حاشیہ میں باریک ٹائپ میں یہ آیات دیکر اس بارہ میں انجیل کے قدیم نسخوں کے مختلف ہونے پر نوٹ دیئے گئے ہیں۔

انجیل مرقس کے آخری باب میں حضرت مسیح ناصری کے آسمان پر جانے اور خدا کے داہنے ہاتھ بیٹھنے کا ذکر ہے۔ ان آیات کے متعلق نوٹ میں واضح کیا گیا ہے۔ کہ کچھ نسخوں میں یہ بیان شامل ہے۔ اور بعض قدیم نسخوں میں اس سے بالکل مختلف بیان ملتا ہے۔ چونکہ مستند قدیم نسخوں میں یہ بیان شامل نہیں تھا۔ اس لئے ان بارہ آیات ($\frac{16}{9 \text{ تا } 20}$) کو اس قابل نہیں سمجھا گیا۔ کہ متن میں شامل رکھی جاتیں۔ یہ آیات باریک ٹائپ میں ایک نوٹ کی صورت میں حاشیہ انجیل میں درج کر دی گئی ہیں۔ اس نوٹ کے آخر میں اس حقیقت کا اقرار بھی موجود ہے۔ کہ مرقس کی آخری بارہ آیات کی بجائے قدیم نسخوں میں مندرجہ ذیل عبارت پائی جاتی ہے۔

"لیکن تمام باتیں جو انہیں بتائی گئی تھیں۔ انہوں نے مختصر طور پر پطرس کو اور اس کے ساتھیوں کو پہنچا دیں۔ اور ان واقعات (صلیب) کے بعد حضرت مسیح ناصری نے خود بھی اپنے حواریوں کی معرفت مشرق سے مغرب تک حیات جاویدکی مقدس اور لازوال منادی پھیلائی۱؎" (نوٹ صفحہ ۱۱۶)

یہاں یہ واضح رہے کہ مرقس کے آخری باب کے متعلق چار قسم کے مختلف نسخہ ہائے انجیل ہمیں ملتے ہیں۔

(۱) مندرجہ ذیل قدیم اور مستند نسخوں میں مرقس ۱۶ باب کی آیت نمبر ۹ تا ۲۰ شامل نہیں ہیں۔

اول:۔ نسخہ سینا (الف)

دوئم:۔ نسخہ ویٹی کن (B)

سوئم:۔ قدیم سریانی کا بہترین نسخہ جو کہ "Syriac — S" کہلاتا ہے۔

چہارم:۔ متفرق قدیم نسخے اور دستاویزات (انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا ایڈیشن ۱۵ جلد ۳ صفحہ ۵۱۹ زیر لفظ بائبل)

(۲) بعد کے نسخوں میں جو کہ اتنے قدیم اور مستند نہیں ہیں یہ آیات پائی جاتی ہیں۔

(۳) ۱۸۹۱ء میں ایک نسخہ انجیل آرمینیا سے برآمد ہوا۔ اس میں انجیل مرقس کی آخری بارہ آیات کو "آرسٹن" کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ جو کہ غالباً دوسری صدی عیسوی کے ایک عیسائی بزرگ ہیں ظاہر ہے کہ یہ بیان دوسری صدی مسیحی میں آرسٹن نے شامل انجیل کیا۔ (انسائیکلوپیڈیا مذکور صفحہ ۵۱۷ و تفسیر بائبل ڈمیلو ۴۳۳)

(۴) بعض قدیم نسخوں میں ان آیات کی بجائے مندرجہ بالا "مختصر اختتامیہ" درج ہے یہ ہے وہ پس منظر جس کی رو سے انجیل کے تازہ ایڈیشن سے یہ آیات خارج از متن کی گئی ہیں۔ یونائیٹڈ سوسائٹی فار کرسچین لٹریچر لنڈن کی طرف سے حال ہی میں ایک مختصر کتاب "Mark's witness to Jesus Christ" کے نام سے شائع ہوئی ہے۔ یہ کتاب ایک جرمن محقق نے لکھی ہے۔ اس میں مرقس کی آخری بارہ آیات کے متعلق مندرجہ ذیل نوٹ دیا گیا ہے۔

"نئے عہدنامہ کے الحوائزڈ ورشن" میں انجیل مرقس کا آخری باب ۲۰ آیات پر مشتمل ہے۔ لیکن ریوائزڈ سٹینڈرڈ ورشن" میں ان بیس آیات میں سے پہلی آٹھ آیات شامل متن کی گئی ہیں۔ اور باقی بارہ آیات حاشیہ انجیل میں ایک نوٹ کی صورت میں باریک ٹائپ میں درج ہیں۔ اور اس نوٹ کے آخر میں وہ "مختصر اختتامیہ" بھی دے دیا گیا ہے جو کہ بعض نسخہ ہائے انجیل میں ان بارہ آیات کی بجائے پایا جاتا ہے۔

یہ بارہ آیات پہلے کی طرح متن میں کیوں نہیں دی گئیں۔ اور یہ تبدیلی کیوں روا رکھی گئی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یونانی زبان اور دوسری زبانوں میں پائے جانے والے انجیل کے قدیم نسخوں میں یہ آیات درج نہیں ہیں۔ چنانچہ دو قدیم ترین اور مکمل ترین انجیل کے یونانی نسخوں میں یہ بارہ آیات سرے سے درج ہی نہیں ہیں۔ بلکہ مرقس کا آخری باب آٹھویں آیت پر ختم ہو جاتا ہے۔ دو قدیم اور اہم یونانی نسخہ ہائے انجیل میں اور دوسری دستاویزات میں مرقس کے آخر میں ان بارہ آیات کی بجائے ایک اور ہی مختصر اختتامیہ درج ہے۔

زمانہ مابعد کے نسخہ ہائے انجیل میں جو کہ اتنے قدیم نہیں ہیں۔ یہ بارہ آیات پائی جاتی ہیں۔

یہ آیات طرز تحریر کے لحاظ سے مرقس کے باقی حصہ سے بالکل مختلف ہیں۔ اسی طرح "مختصر اختتامیہ" جو کہ بعض نسخوں میں ان بارہ آیات کی بجائے درج ہے۔ اپنے مسائل کے لحاظ سے مرقس کے انداز تحریر سے مختلف ہے۔ جس سے یہ یقینی نتیجہ برآمد ہوتا ہے۔ کہ یہ دونوں تتمے مرقس کی تحریر نہیں ہیں۔ بلکہ بعد

۱؎ انسائیکلو پیڈیا کے مقالہ بائبل میں اکسس اختتامیہ کا آخری حصہ بایں معنے درج ہے۔ "ان واقعات کے بعد مسیح خود بھی (حواریوں میں) ظاہر ہوئے۔ اور مسیح نے انکی معرفت مشرق سے لیکر مغرب تک حیات جاوید کی لازوال منادی پھیلائی" آمین"۔ (ملاحظہ ہو انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا ایڈیشن ۱۵ جلد ۳ صفحہ ۵۱۹)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

شدید ریاضتیں کبھی اختیار نہ کرو

"میں نے کئی جاہل درویش ایسے بھی دیکھے ہیں جنہوں نے شدید ریاضتیں اختیار کیں۔ اور آخر یبوست دماغ سے وہ مجنون ہو گئے اور بقیہ عمر ان کی دیوانہ پن میں گزری۔ یا دوسرے امراض سل اور دق وغیرہ میں مبتلا ہو گئے۔ انسانوں کے دماغی قویٰ ایک طرز کے نہیں ہیں۔ پس ایسے اشخاص جن کے فطرتاً قویٰ ضعیف ہیں۔ ان کو کسی قسم کا مجاہدہ موافق نہیں پڑ سکتا۔ اور جلد تر کسی خطرناک بیماری میں پڑ جاتے ہیں۔ سو بہتر ہے کہ انسان اپنی تجویز سے اپنے تئیں مجاہدہ شدیدہ میں نہ ڈالے۔ اور دین العجائز اختیار کرے"۔ (کتاب البریہ)

میں شامل انجیل کردیا گیا۔ بعض سکالرز کی یہ تحقیق ہے۔ کہ مرقس نے اپنی انجیل آٹھویں آیت پر ختم کردی تھی۔ گویا یہاں تک وہ مکمل بیان آجاتا ہے۔ جو مرقس تحریر کرنا چاہتے تھے۔

بعض دوسرے لوگوں کا خیال ہے۔ کہ مرقس نے حضرت مسیح کے جی اٹھنے کا مکمل بیان لکھا تھا۔ لیکن اس انجیل کا آخری صفحہ یا تو پھٹ گیا۔ یا اتفاقاً ضائع ہوگیا۔ اور یہ قرین قیاس بھی ہے۔ کیونکہ اس زمانہ میں کتابیں چند قلمی نسخوں کی صورت میں ہوتی تھیں۔ پریس کی سہولتیں مہیا نہ تھیں۔ بہر حال زمانہ مابعد لیکن قرونِ اولیٰ ہی میں انجیل کے قابل احترام قارئین نے یہ محسوس کیا۔ کہ مرقس کی انجیل نامکمل رہ جاتی ہے۔ اس لئے انہوں نے دو مختلف تتمے شامل انجیل کرکے انجیل ہذا کو اپنے تئیں مکمل کردیا۔ بایں خیال یہ بیانات انجیل کا حصہ تھے" (نوٹ صفحہ ۸۶)

یہ نوٹ صاف ظاہر کر رہا ہے۔ کہ مرقس کی آخری [illegible] آیات جن میں حضرت مسیح کے آسمان پر جانے کا ذکر ہے۔ مرقس کی تحریر نہیں ہے۔ بلکہ قرونِ اولیٰ میں لوگوں نے جب دیکھا۔ کہ یہ انجیل ہمارے عقائد کی سند کے لحاظ سے نامکمل ہے۔ تو انہوں نے یہ بیان انجیل مرقس کے آخر میں بڑھا دیا۔ یہ ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ کہ ۱۸۹۱ء میں آرمینیا سے جو نسخۂ انجیل برآمد ہوا۔ اس میں ان آیات کو "استاد ارسٹن" کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ یہ حقیقت نہ صرف مفسرین بائیبل نے تسلیم کی ہے۔ بلکہ انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا کے مقالۂ "بائیبل" میں اس نسخہ کی یہ تفصیل موجود ہے۔ ایک سلہ قدیم دستاویز ہے جس پر صلیبی حادثہ کے متعلق صحیح معلومات درج ہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ عیسائیت میں قرونِ اولیٰ ہی سے

ایک دوسرے مکتبِ خیال کے لوگ بھی پائے جاتے ہیں۔ جن کے نزدیک حضرت مسیح ناصریؑ آسمان پر نہیں گئے۔ بلکہ صلیبی حادثہ کی مشابہ بموت حالت سے زندہ ہوکر آپ اس دنیا میں اپنے حواریوں کو ساتھ لے کر فریضہ تبلیغ ادا کرتے رہے۔

معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب عیسائیوں کے ایک گروہ نے انجیل مرقس کے آخر میں حضرت مسیح ناصریؑ کے آسمان پر جانے کا بیان درج کردیا۔ تو اس دوسرے گروہ نے اپنے نسخہ ہائے انجیل میں اس مضمون کا ایک خاتمہ شامل کردیا۔ کہ حضرت مسیح ناصری صلیبی حادثہ کے بعد حواریوں میں ظاہر ہوئے۔ اور آپ نے ان کی معرفت مشرق و مغرب میں اپنے دین کی منادی پھیلائی۔ "حواریوں کی معرفت" کے الفاظ لاکر اصل حقیقت کو کہ مسیح صلیب سے بچا لئے گئے۔ پردۂ اخفا میں رکھنے کی کوشش کی گئی۔ کیونکہ رومن حکومت کا خطرہ مانع تھا۔ کہ ابتدائی عیسائی واضح طور پر یہ لکھ سکتے۔ کہ آپ صلیب سے بچ کر اپنے مشن کی تکمیل کے لئے برسرِ عمل ہیں۔ بہر حال یہ تو ظاہر ہے۔ کہ اس گروہ نے اس بیان کو تسلیم نہیں کیا۔ جس میں حضرت مسیحؑ کے آسمان پر جانے اور خدا کے دہنے ہاتھ بیٹھنے کا ذکر ہے۔ ورنہ وہ ایک مختلف تتمہ شامل انجیل نہ کرتے۔

ان حقائق سے روزِ روشن کی طرح یہ امر ظاہر ہے۔ کہ دنیائے عیسائیت نے حضرت مسیح کے آسمان پر جانے کے ذکر کو اناجیل اربعہ سے خارج کرکے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے علم کلام کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے ہیں چشم بینا کے لئے کسرِ صلیب کا یہ ایک چمکتا ہوا ثبوت ہے۔

حاشیہ صفحہ ۱ — یہ دستاویز کروسی فلشن کے نام سے ۱۹۰۷ء میں شائع ہوئی۔ اسی طرح تفسیر بائیبل ڈمیلو کے دیباچہ میں لکھا ہے۔ "بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ یسوع صلیب پر مر نہیں گیا تھا۔ بلکہ اسے غش آگیا تھا۔ اور دفن ہونے کے بعد وہ ہوش میں آگیا۔ اور قبر میں سے نکل آیا۔ اسی وجہ سے یہ شہرت ہوگئی۔ کہ وہ مردوں میں سے جی اٹھا ہے۔ ایک وقت تو معقول پسند علماء میں یہ رائے بہت مقبول تھی۔ اب تقریباً متروک ہے۔"
(بائیبل کا عام دیباچہ از ڈمیلو اردو صفحہ ۳۶۵)

کامیاب زندگی وہی ہے جو خدمتِ دین میں صرف ہو

(از مکرم محمدؐ اسحٰق صاحب خلیل)

موجودہ دور اسلام کی اشاعت اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے مخصوص ہے۔ قرونِ اولیٰ میں اگر اسلام کو ان نوجوانوں کی ضرورت تھی۔ جو شمشیر و سنان سے مسلح ہوکر دشمنانِ دین کے حملوں کے خلاف نبرد آزما ہوں۔ تو آج خدمتِ اسلام کا تقاضا کچھ اور ہے۔ خدمت بہر حال اللہ تعالیٰ اور اس کے دین ہی کی ہے۔ لیکن آج اس خدمت کے لئے سپاہیوں سے زیادہ ایسے پاسبانوں کی ضرورت ہے۔ جو اپنے آپ کو زندگی بھر کے لئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف کریں۔ اور اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لئے احمدیت کے پرچم کے تحت اکٹھے ہوں۔ اور پیغام حق دنیا کے کناروں تک پہنچائیں۔

حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج سے قریباً تیس سال قبل اسی تقاضا کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا تھا:۔

"دنیا میں روپیہ کے ذریعہ کبھی تبلیغ نہیں ہوئی۔ اور جو قوم یہ سمجھتی ہے۔ کہ روپیہ کے ذریعہ وہ اکنافِ عالم میں اپنی تبلیغ کو پہنچا دے گی۔ اس سے زیادہ فریب خوردہ اس سے زیادہ احمق اور اس سے زیادہ دیوانی قوم دنیا میں کوئی نہیں۔ زندگی کی علامت یہ ہے۔ کہ تم میں سے ہر شخص اپنی جان لے کر آگے آئے۔ اور کہے کہ

"اے امیر المومنین یہ خدا اور اس کے رسولؐ اور اس کے دین اور اس کے اسلام کے لئے حاضر ہے۔" جس دن تم یہ سمجھ لوگے۔ کہ تمہاری زندگیاں تمہاری نہیں بلکہ اسلام کے لئے ہیں۔ جس دن سے تم نے محض دل میں ہی یہ نہ سمجھ لیا۔ بلکہ عملاً اس کے مطابق کام بھی شروع کردیا۔ اس دن تم کہہ سکوگے کہ تم زندہ جماعت ہو۔ تم سے جس چیز کا مطالبہ ہے۔ وہ تمہاری جان کا مطالبہ ہے۔ نہ صرف تمہیں اس مطالبہ کو پورا کرنا چاہیئے۔ بلکہ ہر وقت یہ مطالبہ تمہارے ذہن میں مستحضر رہنا چاہیئے۔ کیونکہ اس وقت تک تم میں جرأت و دلیری پیدا نہیں ہوسکتی۔ جب تک تم اپنی جان کو ایک بے حقیقت چیز سمجھ کر دین کے لئے اسے قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار نہ رہو۔"
(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۱ر جنوری ۱۹۳۵ء)

پس وہ زندگی جو خدا تعالیٰ۔ اس کے رسولؐ اور اس کے خلیفہ کی رضا کی راہوں سے بیگانہ ہے۔ وہ زندگی نہیں بلکہ ایک فریب اور سراب ہے۔ کتنے ہی لوگ ہیں۔ جو اپنی زندگی میں یہ سمجھنے سے قاصر رہے۔ اور آخری عمر میں انہیں اپنی ساری زندگی ایک طلسم ایک خواب ثابت ہوئی۔ جو کبھی شرمندۂ تعبیر نہ ہوسکی۔ اگرچہ ان کا یہ تجربہ ان کے لئے فائدہ مند ثابت نہ ہوا۔ مگر ہمارے لئے وقت ہے۔ کہ اپنی زندگی کی حقیقت بلکہ اس کی عدمِ حقیقت کو سمجھیں۔ کیونکہ اگر ہم اپنی جان کو دین کے لئے قربان نہیں کرتے۔ تو یہ ایک بے حقیقت چیز ہے۔ جو نہ ہمارے لئے کسی فائدہ کا موجب ہوسکتی ہے۔ نہ ہمارے بعد آنے والوں کے لئے اس کا تذکرہ کسی طرح سے سودمند ثابت ہوگا۔ لیکن اگر ہم زندگی کے خواب کی تعبیر کو ابھی سے سمجھیں۔ اور اپنی زندگی کو خدمتِ اسلام کے لئے وقف کریں۔ تو یہ خواب حقیقت میں بدل جائے گی۔ اور ہم اپنے اسلاف کے لئے صدقہ جاریہ بن کر اپنے آنے والوں کے لئے ایک قابل تقلید نمونہ پیدا کرسکیں گے۔

درحقیقت اس زمانہ میں وقفِ زندگی ہی حقیقی جہاد اور قربانی کی روح ہے۔ جیسا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بات بھی اچھی طرح سے ذہن نشین کرلینی چاہیئے۔ کہ جب اسلام کو سپاہیوں کی ضرورت ہے۔ تو جو شخص طاقت اور اہلیت رکھنے کے باوجود آگے نہیں بڑھتا وہ گنہگار ہے۔ اس لئے جو نوجوان اپنے آپ کو پیش کرسکتے ہوں اور اس ذمہ داری کو نبھاہ سکتے ہوں۔ وہ پیش کریں۔ (الفضل جلد ۳۱ نمبر ۲۵۰)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھ کر خدمتِ اسلام اور اعلائے کلمۃ اللہ کی توفیق دے اور ہم اپنی زندگیوں میں اسلام کا جھنڈا بلند ہوتا دیکھ سکیں۔ ہمیں وقفِ زندگی میں انشراحِ صدر اور بشاشتِ ایمان حاصل ہو۔ اور ہم آخرت میں اللہ تعالیٰ کے حضور سرخرو ہونے کے قابل بنیں۔

اللّٰھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منھم واخذل من خذل دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم ولا تجعلنا منھم آمین۔

زکوٰۃ کی ادائیگی

اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے

ایک احمدی دوست حج بدل کروانا چاہتے ہیں

ایک مخلص احمدی دوست السید امین خلیل سیرالیون اپنی طرف سے حجِ بدل کروانا چاہتے ہیں۔ ایسے دوست جو پہلے حج کا فریضہ ادا کرچکے ہوں۔ اور اب پھر جانا چاہتے ہوں۔ وہ براہِ کرم فوری طور پر مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔

وکالت تبشیر ربوہ

درخواست دعا

برادرم پروفیسر مسعود احمد صاحب عاطف ایم ایس سی کی اہلیہ محترمہ (بنت مولانا عبد الرحیم صاحب درد مرحوم) درد گردہ سے سخت بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ (خورشید احمد)

فرقہ بندی کا دنگل

281

(منقول از سہ روزہ ایشیا لاہور ۱۷ مارچ ۱۹۵۶ء)

معاصر صدق جدید لکھنؤ نے "ایک غیر جانبدار کے قلم سے" ایک مراسلہ شائع کیا ہے جو فی الحقیقت مسلمان جماعتوں اور ان کے اہل قلم کے گہرے غور کا محتاج ہے۔ اس کے ہر لفظ سے اتفاق ضروری نہیں۔ مگر مرکزی بات بڑی پتے کی کہی گئی ہے۔ (مدیر ایشیا)

میں نے جہاں تک فرقہ بندی کی تاریخ کا مطالعہ کیا ہے۔ اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ مختلف فرقوں کے پیدا کرنے میں ان کے مخالفوں کا بہت بڑا ہاتھ رہا ہے۔ جو شخص آج بھی بغدادی کی کتاب الفرق بین الفرق اور شہرستانی کی کتاب ملل والنحل کا گہرا مطالعہ کرے گا وہ بھی اسی نتیجہ پر پہنچے گا۔ جس نتیجہ پر میں پہنچا ہوں۔ یہ مصیبت پہلے بھی تھی اور آج بھی ہے کہ مدعی کے دعوے کو تسلیم نہیں کیا جاتا۔ بلکہ اس کے دعوے کو جھٹلا کر اس کی طرف اس کی مرضی کے خلاف کچھ باتیں منسوب کر دی جاتی ہیں۔ اور پھر ان پر سوال و جواب کا سلسلہ شروع کر دیا جاتا ہے مدعی ہزار چاہے کہ بھائی جو الزام تم لگانے ہو میں اس کا قائل نہیں۔ مگر اس کی کوئی نہیں سنتا۔ مخالف کو اصرار ہے کہ اس نے جو الزام لگایا ہے وہی صحیح ہے اور انکار ناقابل تسلیم!

مدعی دم بخود ہے کہ کیا کرے وہ قسمیں کھاتا ہے۔ خدا کو گواہ کرتا ہے غلط الزام پر لعنت بھیجتا ہے مگر مخالف پر ذرا اثر نہیں ہوتا بلکہ وہ اپنے حریف کے منہ سے وہی بات کہلوانا چاہتا ہے جسے خود نہیں مانتا صرف اسلئے کہ چھیڑ چھاڑ کا سلسلہ قائم رہے اور دوسرے کی تکفیر اور مخالفت کے لئے بہانہ مل جائے! سنا ہے کہ مظلوم کی مصیبت کو مظلوم خوب سمجھتا ہے مگر یہاں مظلوم بھی ظلم کرنے پر آمادہ رہتا ہے اور یہ نہیں سوچتا کہ اس کے مخالفوں نے بھی اس کی باتوں کو جھٹلا کر اس کی طرف اپنی جانب سے غلط باتیں منسوب کی ہیں۔

ایک شخص لکھتا ہے کہ میں ختم نبوت کا منکر نہیں اور جو انکار کرے اسے کافر سمجھتا ہوں مگر مخالف لکھتا ہے کہ نہیں تو ضرور ختم نبوت کا منکر ہے۔ اور چونکہ منکر ہے اسلئے کافر ہے اب وہ شخص قسمیں کھا کر اطمینان دلانا چاہتا ہے۔ مگر مخالف کی زبان نہیں رکتی۔ وہ اتنا بھی نہیں سوچتا کہ میں تو ختم نبوت کا قائل ہوں۔ اگر مخالف بھی اس کا اقرار کرتا ہے۔ تو وہ بات اسکے منہ سے کیوں کہلوائی جائے۔ جسے میں خود نہیں مانتا۔ مگر دل کہتا ہے کہ جس کفر یا عقیدہ کو میں نہیں مانتا تو ضرور مانتا ہے۔ دیکھو تو نے فلاں کتاب میں یہ لکھا ہے۔ فلاں اشتہار میں یہ اقرار کیا ہے۔ فلاں موقع پر تو نے خود کہا تھا۔ گویا مخالف ہی کو یہ حق حاصل ہے۔ کہ اپنے حریف کے قول اور عقیدے کی تشریح کرے۔ وہ اگر اپنے قول کی آپ تشریح کر کے معاملہ کو ختم کرنا چاہتا ہے۔ تو وہ منظور نہیں۔

حضرت قاسم العلوم والخیرات مولانا محمد قاسم بانی دار العلوم دیوبند رحمۃ اللہ علیہ پر بھی یہی الزام لگایا گیا۔ کہ حضرت نے اپنی کتاب تحذیر الناس میں حضور کے خاتم النبیین ہونے سے انکار کیا ہے۔ علماء دیوبند نے بار بار اس کتاب سے ثابت کیا ہے۔ کہ حضور ہر حیثیت سے خاتم النبیین ہیں۔ اور اس عقیدے کے منکر کو کافر قرار دیتے ہیں۔ مگر چونکہ ہر مخالف نے قائل کے قول کی تشریح کرنے کا حق خود ہی حاصل کر لیا ہے۔ اس لئے علماء دیوبند کی تشریحات کو نظر انداز کر دیا گیا۔ اور مخالف حضرت کی تکفیر سے آج تک باز نہ آ سکا۔ لطف کی بات ہے۔ کہ جب پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا شور بلند ہوا تو وہاں بڑے بڑے پوسٹروں کے ذریعہ حکومت کو توجہ دلائی گئی کہ دیوبندی اور اہلحدیث بھی ختم نبوت کے منکر ہیں۔ اس لئے انہیں بھی غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے! وہ تو یوں کہو کہ علماء دیوبند میں ضد پیدا نہیں ہوئی۔ اگر وہ بھی کسی فرقہ کے بانی ہوتے تو مخالفوں سے تنگ آ کر وہی بات کہنے لگتے جو حریف کہلوانا چاہتا ہے!

میری تحقیق یہ ہے کہ اگر زمانہ میں قائل کو اپنے قول کی تشریح کرنے کا حق دیا جاتا اور اس کی طرف وہ باتیں منسوب نہ کی جاتیں جن سے وہ خود انکار کرتا ہے اور یہ بات اصولاً اور عملاً تسلیم کر لی جاتی کہ قول وہی مانا جائیگا جس کا اقرار خود مدعی کرے تو شاید اسلامی فرقوں کی تعداد زیادہ نہ ہوتی۔ آخر اس صاف اور صریح بات کے ماننے میں تامل کیوں ہے کہ قائل کا قول ہی قابل قبول ہوتا ہے۔ اگر وہ اپنے قول کی آپ تشریح کرے تو کوئی وجہ نہیں کہ اسے نہ مانا جائے

میں اپنی بات ایک تازہ مثال سے واضح کرنا چاہتا ہوں۔ جماعت اسلامی پاکستان کے امیر مولانا ابوالاعلیٰ مودودی نے لاہور کے ایک جلسہ میں حجیت حدیث پر ایک تقریر کی جو اخبارات میں چھپی، مگر جماعت اہلحدیث کے ایک اخبار نے شکایت کی کہ مودودی صاحب نے اپنی تقریر میں بخاری شریف کی توہین کی ہے اور یہ کہا ہے کہ "کوئی شریف آدمی یہ نہیں کہہ سکتا کہ بخاری کی تمام روایات صحیح ہیں یا ہمیں ان کو جانچنے کا کوئی حق نہیں" اس پر جماعت اسلامی کے اخبار ایشیا و تسنیم نے لکھا کہ مودودی صاحب نے بخاری کے بارے میں کوئی ایسی بات نہیں کہی اور قصہ ختم ہوا۔ جماعت اہلحدیث کے ترجمان کو چاہیئے تھا۔ کہ وہ اس انکار کو تسلیم کر کے معاملہ فوراً ختم کر دیتا اور دل کو سمجھا لیتا کہ گو مودودی صاحب بخاری کے متعلق قابل اعتراض باتیں ضرور کہیں مگر جب وہ خود انکار کرتے ہیں۔ تو فہو المراد یہ اچھا ہی ہوا کہ انہوں نے اپنی غلطی پر اصرار نہیں کیا۔ اب ہمیں کیا غرض پڑی ہے کہ ان سے اقرار کرا کے فتنہ کا دروازہ کھولیں۔ اور ناگوار باتیں زیر بحث لائیں۔ انہوں نے کچھ کہا یا نہ کہا۔ مگر انکار کے بعد تو انہیں بھی دوبارہ غلطی کی جرأت نہ ہوگی۔ اور وہ ہر موقع پر اپنے انکار کو ملحوظ رکھیں گے مگر اہلحدیث کے ترجمان نے مودودی صاحب کا ایسا پیچھا کیا کہ بخاری کی صحت اور عدم صحت ایک مستقل تاریخی اور علمی بحث بن گئی اور اس بارے میں سلف کے وہ اقوال پیش کئے گئے۔ جو اس سے پہلے کبھی نہ سنے گئے تھے۔ یعنی جب اصرار ہوا تو جماعت اسلامی کے اخبارات اور اہل قلم نے اپنا رخ بدلا جس کا مطلب یہ تھا کہ مودودی صاحب نے تو بخاری کے بارے میں وہ باتیں نہیں کہیں۔ جو ان کی طرف منسوب کی جاتی ہیں۔ لیکن اب ہم کہتے ہیں کہ واقعی بخاری کی تمام حدیثیں صحیح نہیں ہیں۔ اور ہمیں ان کو پرکھنے اور جانچنے کا پورا حق حاصل ہے! چنانچہ اس صورت حال سے متاثر ہو کر اہل حدیث کے ترجمان کو اقرار کرنا پڑا کہ

صحیح بخاری کے متعلق مولانا مودودی کے اظہار خیال کے بعد جماعت اسلامی کے بعض مضمون نگاروں کو امام بخاری اور صحیح بخاری کے بارے میں کچھ کد سی ہو گئی ہے۔ ان میں سے اکثر نے تو یہ مشغلہ ہی اختیار کر لیا ہے کہ جب کچھ لکھنے بیٹھے۔ ہر پھر کر اسی موضوع پر آ گئے اور اس وقت تک بات مکمل نہ ہوئی جب تک کہ امام بخاری اور ان کی صحیح کو طنز و تعریض کا نشانہ نہ بنا لیا۔"

(الاعتصام ۳۰ ستمبر ۱۹۵۵ء)

مگر جماعت اسلامی نے یہ روش کیوں اختیار کی؟ صرف اسلئے کہ ایک بات ان کے منہ سے زبردستی اگلوائی گئی۔ ان کے انکار پر صبر نہ آیا۔ اور ان کے اقوال کی تشریح میں ان ہی کی بات معتبر نہ مانی گئی۔ اگر شروع میں خاموشی اختیار کر لی جاتی۔ تو بخاری پر تنقید کا ناگوار سلسلہ شروع نہ ہوتا۔ یہ بات بالکل صحیح ہے کہ اب جماعت اسلامی پاکستان بخاری اور اس کی مرویات کے بارے میں حد سے تجاوز کر گئی ہے۔ جس پر طلوع اسلام والوں نے بھی اطمینان کا سانس لیا ہے۔ مگر رنج کس بات کا اور شکایت کس سے؟ اہلحدیث کا ترجمان جو بات اپنے حریف سے تسلیم کرانا چاہتا تھا۔ وہ اس نے قبول کر لی! کاش اب بھی یہ اصول تسلیم کر لیا جائے کہ قائل کا اپنا قول ہی معتبر ہوگا اور اس کا انکار یا اقرار ہی مدار بحث قرار پائے گا۔

(ایشیا ۸ مارچ ۱۹۵۶ء)

بیٹی کی شفایابی اور مزید درخواست دعا

(از مکرم قاضی محمد عبد اللہ صاحب بی اے۔ بی ٹی ریٹائرڈ)

میری بیٹی عزیزہ امۃ الوہاب سلمہا ربہا جو کئی ہفتوں سے بعارضہ ٹائیفائڈ بخار بیمار تھی۔ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور رحم سے اب رو بصحت ہو رہی ہے۔ الحمد للہ! خاکسار بھی بفضلہ تعالیٰ اب خیر و عافیت سے ہے۔ نقاہت بہت ہے۔ احباب کرام کی مزید دعاؤں کی ضرورت ہے۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ۔

نوٹ: محترم قاضی صاحب موصوف نے اپنی بیٹی کی شفایابی کی خوشی میں بطور اعانت مبلغ پانچ روپے دفتر الفضل کو عطا فرمائے ہیں۔ جن سے انشاء اللہ کسی مستحق دوست کے نام خطبہ نمبر جاری کر دیا جائے گا جزاھم اللہ احسن الجزا

انعام
ایک مبلغ کے بچہ کی تلاش

مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری مبلغ سیرالیون کا بچہ محمد ادریس کئی ماہ سے اپنے گھر سے چلا گیا ہے، باوجود تلاش کے وہ مل نہیں سکا۔ اس لئے اس اعلان کے ذریعہ احباب کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے۔ کہ اگر کسی دوست کو یہ بچہ کہیں ملے۔ تو دفتر تبشیر ربوہ میں پہنچا دیں۔ بچہ کی والدہ حبشی تھی۔ اس لئے بچہ کے نقوش بھی اسی طرح کے ہیں۔ بال گھنگھریالے ہیں۔ رنگ سانولا ہے۔ عمر نو سال ہے۔ پنجابی زبان بلا تکلف بولتا ہے۔ نہایت ہوشیار بچہ ہے۔

جو دوست اس بچہ کو پہنچائیں گے۔ انہیں علاوہ کرایہ ریل کے ۲۵/- روپیہ انعام بھی دیا جائیگا۔

(وکیل التبشیر ربوہ)

خویش و قوم و قبیلہ بر زد غا تو برید ہ برائے شان خدا
ایں ہمہ را بکشتنت آہنگ گہ بصلحت کشند و گاہ بجنگ

(مسیح موعود)

رشتہ دار، قوم، اور قبیلہ سب دھوکے باز ہیں۔ لیکن تو نے ان کی خاطر خدا سے تعلق توڑ رکھا ہے۔ ان سب کا ارادہ تجھے تباہ و برباد کرنے کا ہے۔ یہ کبھی تو صلح سے مارتے ہیں اور کبھی لڑائی کے ذریعہ

صدر انجمن احمدیہ کے مالی سال میں اب صرف ایک مہینہ کے قریب رہ گیا ہے۔ اس عرصہ میں جماعتوں نے چندہ عام۔ حصہ آمد۔ چندہ جلسہ سالانہ۔ زکوٰۃ اور چندہ تحریک خاص کا وہ بجٹ ہی پورا نہیں کرنا جو پچھلے سال ان کے نمائندوں نے منظور کیا تھا بلکہ اس سے نمایاں طور پر زیادہ وصولی کرنی ہے۔ کیونکہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چندوں کے بڑھانے کا ارشاد فرمایا تھا اور یہ امر کچھ زیادہ مشکل نہیں۔ آپ اگر اپنے بجٹوں اور وصولیوں کا بغور جائزہ لیں تو معلوم ہوگا کہ کئی صاحب ثروت احباب کے ذمہ بقایا ہے اور کئی دوستوں کی آمد کم لکھی ہوئی ہے ان سے پوری وصولی کی کوشش کیجئے تو آپ کی وصولی یقیناً سابقہ بجٹ سے بڑھ جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ سلسلہ عالیہ احمدیہ اپنے مخلصین کی آمد کے ایک قلیل حصہ کا مطالبہ کرتا ہے۔ انہیں چاہیئے کہ اپنے اہل و عیال کو تمام آمد پر قبضہ کر کے ان کے لئے دشمنی کا کردار اختیار کرنے کی اجازت نہ دیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ سورہ تغابن رکوع ۲ میں فرماتے ہیں :۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَكُمْ فَاحْذَرُوهُمْ وَإِنْ تَعْفُوا وَتَصْفَحُوا وَتَغْفِرُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ وَاللَّهُ عِنْدَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ ۝ فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَأَنْفِقُوا خَيْرًا لِأَنْفُسِكُمْ وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝

اے ایمان لانے والو! یقیناً تمہاری بیویوں اور تمہاری اولادوں میں بعض تمہارے دشمن ہیں ان سے بچو۔ اگر تم عفو۔ درگذر اور مغفرت چاہو تو یقیناً اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ یقیناً تمہارے مال اور تمہاری اولادیں ایک آزمائش ہیں اور اللہ کے ہاں بہت بڑا اجر ہے۔ پس جہاں تک ہو سکے تم اللہ سے ڈرو اور اس کی سنو اور فرمانبرداری اختیار کرو۔ اور خرچ کرو۔ تمہارا اپنا ہی بھلا ہوگا۔ جو لوگ اپنے نفس کے بخل سے بچائے گئے۔ یہی لوگ ہاں وہی کامیاب ہوں گے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

رونگ ٹورنامنٹ ربوہ کے نتائج

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر انتظام ہونے والے رونگ ٹورنامنٹ کے فائنل نتائج درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ یہ ٹورنامنٹ جس کا افتتاح ۲۷ فروری کو مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف نائب صدر خدام الاحمدیہ نے کیا تھا دعا کے ساتھ دریائے چناب پر شروع ہوا تھا اور یکم مارچ کی شام کو ساڑھے چھ بجے اس کے فائنل مقابلہ جات ہو چکنے کے بعد یہ ٹورنامنٹ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

ٹورنامنٹ کے دوران کھلاڑی خدام کے ساتھ دیگر خدام نے بھی ڈسپلن اور خدام الاحمدیہ کے تنظیمی وقار کا بہترین مظاہرہ کیا۔

چوہدری محمد اسلم خاں فرسٹ ایئر ٹی۔ آئی کالج ربوہ اور عبدالقدوس صاحب نورکہ ہیڈ۔ چوہدری ناصر احمد صاحب ظفر۔ مکرم محمد اشرف صاحب طاہر اور چوہدری محمد عبدالحفیظ صاحب فرسٹ ایئر نے ٹورنامنٹ کے انتظامات میں نمایاں حصہ لیا جزاھم اللہ احسن الجزاء

ٹورنامنٹ کے نتائج حسب ذیل ہیں

مقابلہ (ایسا ٹیڈ (دو سو میٹر) :۔ چوہدری محمد اسلم خانصاحب فرسٹ ایئر کی پارٹی جس کے ممبر چوہدری نعیم احمد صاحب رضوان اور عبدالشکور صاحب ملک تھے اول رہی

" مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب کی پارٹی جس کے ممبر مکرم ملک محمد اسلم صاحب چھینہ اور مکرم رانا بشیر احمد صاحب تھے دوم رہی۔

ٹو ایسا ٹیڈ (ایک سو میٹر) :۔ مکرم لطف الرحمن صاحب و مکرم ناصر احمد صاحب ظفر اول اور عبدالشکور صاحب ملک۔ و چوہدری محمد اسلم خانصاحب دوم رہے۔

ٹو ایسا ٹیڈ (دو سو میٹر) :۔ مکرم لطف الرحمن صاحب و محمد عبدالحفیظ صاحب اول اور محمد سعید صاحب اصغر و محمد اسلم قاضی دوم رہے۔

سنگل (ایک سو میٹر) :۔ مکرم لطف الرحمن صاحب اول اور محمد سعید صاحب اصغر دوم رہے۔

سنگل (دو سو میٹر) محمد اسلم خانصاحب اول اور مکرم لطف الرحمن صاحب دوم رہے — (۳)

ایک نہایت ضروری اعلان

احباب کرام کی اطلاع اور فوری توجہ کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ " دفتر وکیل المال تحریک جدید " ایک مطبوعہ چٹھی کے ذریعے پاکستان کے بقایا داران کو توجہ دلا رہا ہے کہ وہ اپنے بقایا کی رقم ۱۵ رمئی تک ادا کر دیں۔ اگر انہوں نے اس تاریخ تک اپنا بقایا نہ ادا کیا اور نہ کوئی جواب دے کر دفتر سے فیصلہ کیا تو افسوس کے ساتھ مجبوراً ان کا نام لسٹ سے کٹ جائے گا۔

اسی طرح بیرونی ممالک کے ہر امیر یا پریذیڈنٹ۔ سیکرٹری مال اور مبلغ کو بھی ایک مطبوعہ چٹھی بھیج کر ان سے مطالبہ کر رہا ہے کہ وہ اپنی جماعت کے احباب کے انیس سالہ حساب کی تکمیل میں دفتر سے تعاون فرمائیں اور اس مطبوعہ چٹھی کے مطابق ۱۵ مئی تک اپنے جواب باصواب سے دفتر وکیل المال تحریک جدید ربوہ کو مطلع فرمائیں۔ تا کسی مخلص کو کسی کارکن پر شکوہ پیدا نہ ہو۔

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

تربیتی کلاس

مشورہ ۵۵ء کے فیصلہ کے مطابق کہ :۔

" ہر وہ مجلس جس کے ممبران کی تعداد ۲۰ سے کم نہ ہو اس پر تربیتی کلاس میں شمولیت لازمی ہو جن مجالس کے ممبران کی تعداد سو سے متجاوز ہو ان کے لئے ہر صد کی کسر پر ایک نمائندہ بھیجنا لازمی ہے اس قاعدہ کی رو سے جن مجالس پر نمائندہ بھجوانا لازمی ہو ان پر تربیتی کلاس کا مقررہ خرچ ادا کرنا لازمی ہوگا " (خواہ ان کا نمائندہ نہ بھی آئے)

اس کلاس کے انعقاد کی تاریخ کا اعلان ہوتے ہی مجالس کو اپنے نمائندگان کی اطلاع مرکز میں کر دینی چاہیئے۔ مشورہ کے فیصلہ کے مطابق ہر مجلس ابھی سے تربیتی کلاس کا خرچ ادا کرنے کے لئے تیار رہے قائدین کرام سے گذارش ہے کہ وہ امسال غیر معمولی طور پر اس طرف توجہ فرمائیں اور گذشتہ کوتاہیوں کو دور کر کے نمائندگان کو اس کلاس میں بھجوانے کے لئے تیار رکھیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ولادت

میرے ماموں زاد بھائی خادم حسین صاحب کو ۲۲ فروری بروز بدھ کو اللہ تعالیٰ نے ایک فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو درازئ عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ آمین۔ عبدالرشید مہتمم اصلاح سکول چنیوٹ

دعائے مغفرت

میرے ماموں زاد بھائی چوہدری عبدالقدیر صاحب ولد چوہدری رحیم بخش صاحب چک ۱۵۱ اور میرے حقیقی چچا چوہدری غلام قادر صاحب دونوں ایک لمبی بیماری گذار کر علی الترتیب ۳/۲/۵۶ اور ۱۰/۳/۵۶ کو فوت ہو گئے ہیں انا للہ و انا الیہ راجعون۔ جنازہ میں بہت کم دوست شریک ہو سکے۔ احباب جنازہ غائب بھی پڑھیں اور ان کی درجات کی بلندی کے لئے دعا فرمائیں اور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اقرباء کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین

(عبدالرحمن (آف کوٹ احمدیاں سندھ) حال وائس پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نبی سر روڈ بھر پارکر سندھ)

گمشدہ سند

میرے ایک دوست ماسٹر حق نواز خاں صاحب سکول ماسٹر کھڑکن کی سند جے سوی ربوہ میں کسی جگہ گر گئی ہے اگر کسی دوست کو ملی ہو تو مہربانی فرما کر میرے مکان پر پہنچا دیں۔ احمد خاں نسیم محلہ دارالرحمت ربوہ۔

---

(۴) ربوہ میں دیسی (اٹا چو) :۔ محمد اسلم خانصاحب اول اور عبدالشکور صاحب ملک دوم رہے۔ مقابلوں میں سب سے زیادہ حصہ چوہدری محمد اسلم خانصاحب فرسٹ ایئر ٹی۔ آئی کالج ربوہ نے لیا۔ ان مقابلہ جات میں اول دوم آنے والے کھلاڑیوں کو خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع ۵۶ء کے موقعہ پر انعامات دیئے جائیں گے۔

اگرچہ اس ٹورنامنٹ میں شرکت کے لئے بیرونی مجالس کے خدام سے بھی اپیل کی گئی تھی۔ مگر اس میں صرف ربوہ کے خدام نے حصہ لیا۔ اب تمام خدام سے امید کی جاتی ہے کہ وہ آئندہ رونگ کے مقابلہ میں ضرور حصہ لیں گے اور اسکے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں گے۔

محمد طفیل خاں منیر نائب مہتمم ذہانت و صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ایک یونٹ کے خلاف سازش کرنیوالوں سے سخت سلوک کیا جائیگا

پشاور میں وزیراعلیٰ مغربی پاکستان ڈاکٹر خانصاحب کی پریس کانفرنس

پشاور ۱۹ مارچ۔ وزیراعلیٰ صوبہ مغربی پاکستان ڈاکٹر خانصاحب نے کل یہاں اعلان کیا کہ میں ان لوگوں سے سختی کے ساتھ پیش آؤں گا۔ جو مغربی پاکستان کے ایک وحدت میں ادغام کے خلاف عوام کو گمراہ کرنے کے لئے ان سے جذباتی اپیلیں کر رہے ہیں۔

وزیراعلیٰ مغربی پاکستان نے کل شام ڈیرہ اسمٰعیل خاں سے پشاور پہنچنے کے تھوڑی دیر بعد ایک پریس کانفرنس میں اس سوال کے جواب میں کہ وہ ان لوگوں کے ساتھ کیا سلوک کریں گے۔ جو عوام کی وفاداریوں کو متزلزل کرنے میں مصروف ہیں اپنی فطرتی صاف گوئی سے کام لیتے ہوئے کہا کہ مغربی پاکستان کا ادغام ختم نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے کہا یہ عنصر جو شرانگیزی اور پھوٹ پیدا کرنے کا مظاہرہ کر رہا ہے۔ ابن الوقت لوگوں کا گروہ ہے جو اپنی اغراض کے تحت اپنی وفاداریاں بدلتے رہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں یہ طے کر چکا ہوں کہ کسی کو بھی وحدت مغربی پاکستان کے خلاف دشنام طرازیوں کی اجازت نہیں دونگا۔ ...... اور ان کے خلاف سخت کارروائی کروں گا۔ ان لوگوں کو کافی مہلت دی جا چکی ہے۔ اور اب وقت آ گیا ہے کہ انہیں اس کے اصل مقام پر رکھا جائے انہوں نے کہا کہ وہ لوگ بددیانت ہیں۔ جو یہ تاثرات پھیلا رہے ہیں۔ کہ وحدت مغربی پاکستان کے خلاف جو کچھ کہا اور کیا جا رہا ہے میں اس کی طرف سے اپنے کان بند کئے ہوئے ہوں۔ اور اس عنصر کو جان بوجھ کر ڈھیل دے رہا ہوں۔ ان لوگوں نے اگر واقعی یہ سمجھ رکھا ہے۔ تو افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ وہ سخت غلطی پر ہیں۔ میں ان لوگوں کو معاف نہیں کروں گا۔

جب ڈاکٹر خانصاحب سے کہا گیا کہ سابق صوبہ سرحد کے بعض علاقوں میں کچھ لوگ آنے والے عام انتخابات میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے لوگوں کو وحدت مغربی پاکستان کے خلاف اکسا رہے ہیں۔ تو انہوں نے کہا کہ پٹھان بڑی زیرک قوم ہے اور وہ یہ اچھی طرح سمجھتی ہے کہ اس کا مفاد کس میں ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ آپ دیکھ لیں گے کہ یہ مفسد لوگ ہوا میں تنکے کی طرح اڑ جائیں گے۔

خان زبان علی کے استعفیٰ کے متعلق ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ اگر انہوں نے خرابی صحت کی بناء پر استعفیٰ نہیں دیا تو انہیں اسکی اصل وجہ بیان کرنے دیجئے ایک اور سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ قبائلی امور کی وزارت وہ خود سنبھالے رہیں گے۔ اور اس سلسلے میں سرحدی علاقے میں وہ اکثر آتے رہیں گے۔ اور وزارت قبائلی امور کا سیکرٹریٹ بدستور پشاور میں رہے گا۔ انہوں نے ان افواہوں کی بھی تردید کی۔ جنگلات اور بجلی کے محکمے لاہور میں منتقل کر دئے جائیں گے۔

انہوں نے مغربی پاکستان کی اسمبلی میں پارٹی بنانے کے سوال پر کہا کہ میں بدستور جماعتی سیاست سے بالا رہوں گا اور جو لوگ ملک کی تعمیر میں میرے ساتھ ہیں وہ میری پارٹی ہونگے ان کی تمام تر کوششیں اور توجہ پاکستان کی خدمت پر مرکوز رہیں گی۔ قطع نظر اس کے کہ وہ کسی سرکاری منصب پر فائز ہیں یا نہیں انہوں نے اخبار نویسوں سے کہا کہ آپ میری یہ اپیل عوام تک پہنچا دیں کہ وہ ۲۳ مارچ کو یوم جمہوریہ کا جشن پورے جوش خروش کے ساتھ منائیں۔

پشاور وارد ہونے سے پہلے بنوں کے ایک بڑے اجتماع میں بھی انہوں نے انہیں خیالات کا اظہار کیا۔ انہوں نے انکشاف کیا کہ حکومت مغربی پاکستان قبائلی علاقے کی ترقی کے لئے ایک ترقیاتی بورڈ کے قیام پر غور کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بورڈ ماہرین اور قبائلی علاقوں کے نمائندوں پر مشتمل ہوگا۔ بورڈ کو مختصر عرصے کے لئے ترقیاتی سکیموں پر روپیہ صرف کرنے کے لئے معقول رقم دی جائے گی۔

فرائض عہدہ داران مال

عہدہ داران مال کے فرائض میں سے ایک اہم فرض یہ بھی ہے کہ وہ ہر قسم کا چندہ باقاعدہ نظارت بیت المال کی طبع شدہ رسید بک پر وصول کیا کریں اور بعد ازاں نظارت ہذا کی طرف سے مہیا کردہ رجسٹرات روزنامچہ و کھاتہ پر اس کا اندراج کیا کریں۔ بعض جماعتوں کے متعلق اب بھی کبھی کبھی رپورٹ مل جاتی ہے کہ وہ رجسٹرات پر باقاعدہ حسابات نہیں رکھتیں۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا عہدیداران مال کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ براہ مہربانی حسابات کے متعلق صدر انجمن احمدیہ کے قواعد کی پوری پوری پابندی کریں۔ اگر کسی جماعت کو ان قواعد کا علم نہ ہو تو نظارت ہذا سے نظام بیت المال کی ایک کاپی منگوالیں۔

ناظر بیت المال ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) میری نانی صاحبہ اور چھوٹی ہمشیرہ اور چھوٹا بھائی کافی دنوں سے بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ شفا عطا فرمائے آمین
عبدالسلام ساکن ڈنڈ پور کھروٹیاں

(۲) بابو عبدالرحمٰن صاحب ایم اے پریذیڈنٹ حلقہ مصری کی بیگم صاحبہ شدید بیمار ہیں۔ حالت تشویشناک ہے احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین
غلام محمد ثاقب از لاہور

(۳) میری اہلیہ پانچ سال سے بیمار رہتی ہے۔ بیہوشی کے دورے پڑتے ہیں۔ اور میری صحت بھی خراب رہتی ہے احباب ہم دونوں کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ ڈاکٹر عبدالستار شاہ ویٹرنری اسسٹنٹ سرجن کانپور

(۴) میرے والد ملک خیر دین صاحب درویش قادیان کی آنکھوں کا اپریشن ہوا ہے۔ احباب شفائے کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ ملک محمد دین خادم کارکن دفتر آبادی ربوہ

(۵) میں نے سول کورٹ لاہور میں ایک مقدمہ دائر کر رکھا ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مجھے اس مقدمہ میں کامیابی عطا کرے۔ آمین
ملک محمد صدیق سابق اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر بادامی باغ لاہور

(۶) میرا لڑکا مبارک احمد آٹھ یوم سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ صحت عطا فرمائے آمین۔
سید عبدالغنی شاہ مٹھا ٹوانہ سرگودھا

(۷) میرے والد چوہدری شرف الدین صاحب کو درد گردہ کی تکلیف ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین
محمد صادق احمدی آباد خیرپور ٹمس سندھ

(۸) میری لڑکی بعارضہ خارش بیمار ہے جس سے سخت تکلیف ہے، بدن سے بدبودار خون اور پانی بہتا ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔ رحیم بخش کلرک ضلعدار امیر جماعت احمدیہ چک بابو ظفر اللہ کلا نافع

(۹) میرے بچے ان دنوں بخار اور کھانسی میں مبتلا ہیں۔ ان سب کی شفایابی اور صحت کے لئے بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے
محمد عبداللہ عربی ماسٹر ڈی کا ہائی سکول
چک ۳۶۹ ای بی ضلع منٹگمری

(۱۰) میرے سر میں عرصہ دراز سے تکلیف ہے بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے گذارش ہے کہ وہ میرے لئے دعا فرمائیں۔ ایم غلام محمد ٹیلر دی مسلم ٹیلرنگ ہاؤس بلاک ۱۸ سرگودھا

(۱۱) خاکسار کے چچا چوہدری کرامت اللہ خانصاحب کاٹھ گڑھی اور دو اور عزیز ایک مقدمہ کی وجہ سے بہت پریشان ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں باعزت بری کرے اور ان کی پریشانیوں کو دور فرمائے۔ نیز عزیزم بشیر احمد پسر چوہدری کرامت اللہ خانصاحب عموماً بیمار رہتا ہے قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ کامل شفا عطا فرمائے عمر دراز کرے اور نیک بنا دے۔ آمین
عبدالکریم خاں کاٹھ گڑھی واقف زندگی ٹرنک بازار سیالکوٹ

(۱۲) میری دو بچیاں اس سال مختلف امتحان دے رہی ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کی نمایاں کامیابی کیلئے دعا کریں۔
تاج بی بی دارالرحمت شرقی ربوہ

تصحیح

خورشید بیگم صاحبہ موصیہ ۱۴۲۹۷ کی وصیت ۹ مارچ ۱۹۵۶ء کے الفضل میں شائع ہوئی ہے۔ اس میں دفتر ہذا کی غلطی سے مہر تیس ہزار شائع ہو گیا ہے۔ در اصل مہر کی رقم تین ہزار ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

بھارتی فوجیوں کی فائرنگ سے دس پاکستانی ہلاک ۱۸ زخمی

حسینی والا کے نزدیک پاکستانی بارڈر پولیس پر توپوں اور دستی بموں سے حملہ

لاہور ۲۰ مارچ لاہور سے ۵۲ میل کے فاصلہ پر حسینی والا ہیڈورکس کے علاقہ میں بھارتی فوجیوں کی مسلسل فائرنگ سے بارڈر پولیس کے دس پاکستانی ہلاک اور ۱۸ زخمی ہوگئے۔ بھارتی فوجیوں نے دیپالپور کے دائیں بند پر قبضہ کرنے کی غرض سے یہ فائرنگ کی۔ اس حادثہ میں بھارتی فوجیوں کو بھی جانی نقصان برداشت کرنا پڑا۔ ان کے چھ افراد ہلاک اور دس زخمی ہوئے

بھارتی فوج نے کل رات ساڑھے آٹھ بجے حسینی والا پر متعین پاکستانی بارڈر پولیس کے دستہ پر اچانک مشین گنوں اور تین انچ دہانے کی توپوں سے فائرنگ شروع کر دی۔ پاکستانی بارڈر پولیس نے اوائل میں حکومت پاکستان کی کسی سرحدی جھڑپ سے اجتناب کی پالیسی کو ملحوظ رکھتے ہوئے کوئی جوابی کارروائی نہیں کی۔ لیکن جب بھارتیوں نے ۲۵ پونڈ کے گولے اور دستی بم پھینکنے شروع کر دیئے تو بارڈر پولیس کو بھی جواب میں گولی چلانا پڑی۔ بعد میں پاکستانی فوج کو بھی سرحدی پولیس کی امداد کے لئے پہنچنا پڑا۔ لیکن پاکستانی فوج نے بھی ہلکا سا اسلحہ استعمال کیا تاکہ حالات مزید خراب نہ ہونے پائیں

معلوم ہوا ہے کہ لاہور ایریا کے جی۔او۔سی نے ٹیلیفون پر مشرقی پنجاب کے جی۔او۔سی سے رابطہ پیدا کیا اور یہ طے پانے کے بعد لڑائی بند ہوئی کہ دائیں طرف کے گائیڈ بند پر کسی کا بھی قبضہ نہیں ہوگا۔ اور بھارتی بند کی مرمت کے بعد بیلا خالی کر دیں گے

عارضی سمجھوتا

رات گئے کراچی میں ایک پریس نوٹ جاری کیا گیا جس میں بتایا گیا ہے کہ صبح کو فائرنگ بند ہونے کے بعد پونے گیارہ بجے حسینی والا کے علاقہ میں طرفین کے لوکل کمانڈروں نے ملاقات کی اور فیصلہ کیا کہ سیز فائر کا حکم بحال رکھا جائے نیز دونوں طرف کی فوجیں اپنے اپنے مورچوں پر چلی جائیں۔ اس کے علاوہ یہ سمجھوتہ بھی ہوا کہ فریقین بند کے علاقے کو خالی کر دیں۔ اور جیسے ہی ہیڈورکس کی مرمت کا کام مکمل ہو جائے گا۔ بھارتی بیلا علاقے کو خالی کر دیں گے۔ فریقین کی طرف سے بند کا انخلا ایک بج کر پندرہ منٹ پر مکمل ہو گیا۔

پھانسی کی سزائیں عمر قید میں تبدیل کر دی گئیں

لاہور ۲۰ مارچ۔ کل یہاں حکومت مغربی پاکستان کے ایک پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ حکومت نے یوم جمہوریہ کی پر مسرت تقریب کے موقع پر ان تمام مجرموں کی سزائیں جنہیں پھانسی کا حکم سنایا گیا تھا عمر قید میں تبدیل کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس رعایت کے مستحق وہ مجرم بھی ہوں گے جنہیں ۲۳ مارچ تک موت کی سزا سنائی جائے گی۔

اس کے علاوہ اس دن تمام سیاسی قیدی بھی رہا کر دیئے جائیں گے سوائے ان افراد کے جنہیں جاسوسی یا کسی غیر ملکی حکومت کا ایجنٹ ہونے کے الزام میں سزائیں دی گئی ہیں۔

اسی طرح دوسرے قیدیوں کو بھی خیاضانہ مراعات دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

۲۳ مارچ کو یوم جمہوریہ کی

مبارک تقریب پر

الفضل کا باتصویر نمبر شائع ہوگا

احباب کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۲۳ مارچ کو یوم جمہوریہ کی مبارک تقریب پر الفضل کا ایک خاص نمبر شائع ہوگا۔ جو انشاء اللہ تصاویر سے مزین ہوگا۔ ایجنٹ و مشتہر جلد آرڈر بھیج دیں۔

(مینجر الفضل ربوہ)

بھارت کو وزیراعظم محمد علی کا شدید انتباہ

پاکستان اور بھارت ایک دوسرے کے خلاف جنگ نہ کرنے کا اعلان کریں

کراچی ۲۰ مارچ وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے بھارت کو شدید انتباہ کیا ہے کہ پاکستانی علاقہ میں بے جا مداخلت بند کر دی جائے۔ وزیر اعظم نے اعلان کیا۔ اگر بھارت نے حملہ کیا تو ہم پوری قوت سے اپنا دفاع کریں گے اور اس مقصد کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ بہا دینے سے بھی گریز نہیں کریںگے

محمد علی نے کہا ہم نے بڑی قربانیاں دے کر آزادی حاصل کی ہے۔ ہم اس آزادی کی حفاظت کے لئے مال و جان کی بازی لگا دیںگے۔

" وزیر اعظم نے یہ اعلان پارلیمنٹ کے اجلاس میں حزب مخالف کے لیڈر مسٹر حسین شہید سہروردی کی تقریر کے بعض نکات کا جواب دیتے ہوئے کیا۔ مسٹر سہروردی نے اپنی تقریر میں بھارت کے بعض اشتعال انگیز سرحدی حادثات کا بھی ذکر کیا تھا۔

وزیر اعظم مسٹر محمد علی نے اپنی تقریر کا زیادہ تر وقت سرحدی حادثات کے متعلق وضاحت پر صرف کیا۔ وزیر اعظم نے پنڈت نہرو کو اس تنبیہ سے پیشتر "زندگی کا مژدہ" بھی سنایا۔ آپ نے تجویز پیش کی پاکستان اور بھارت کو ایک دوسرے کے خلاف کبھی جنگ نہ کرنے کا اعلان کرنا چاہیئے۔ اور یہ اعلان کرنا چاہیئے کہ انہیں اپنے جھگڑے باہمی بات چیت اور مصالحت کے ذریعے طے کرنے چاہئیں اور اگر یہ طریقے ناکام رہیں تو ثالثی کا ذریعہ اختیار کرنا چاہیئے۔

وزیر اعظم نے کہا کہ بھارت سرحدی واقعات کا ارتکاب پاکستان کو امریکی فوجی امداد کی ترسیل بند کر کے پاکستان کو کمزور رکھنے کی غرض سے کر رہا ہے۔ وزیر اعظم نے بڑے ہی باعتماد اور بلند آواز سے کہا۔ لیکن وہ اپنے مقصد میں کبھی کامیاب نہیں ہوگا

مسٹر محمد علی نے اعلان کیا کہ اب تک جو سرحدی حادثات ہوئے ہیں۔ ان میں پہل ہمیشہ بھارت نے کی ہے۔ آپ نے کہا "تازہ ترین اور انتہائی بھیانک حادثہ فیروزپور ہیڈورکس کے علاقہ میں نہر دیپالپور کے قریب بیلا میں ہوا۔ جس میں دس پاکستانی ہلاک اور ۱۲ مجروح ہو گئے"۔ آپ نے کہا پاکستان نے ان حادثات کے خلاف سخت احتجاج کیا ہے"۔

وزیر اعظم نے کہا۔ "بھارت میں پاکستان کے خلاف نفرت کا ماحول پیدا کیا گیا۔ اور یہ مہم اس حد تک جاری رکھی گئی کہ ایک "نفسیاتی جنگ" کے حالات پیدا ہو گئے۔

مسٹر محمد علی نے کہا۔ "ہر غیر جانبدار مبصر جانتا ہے کہ بھارت رقبہ اور آبادی کے لحاظ سے پاکستان سے بڑا ہے۔ اس کے وسائل بہت زیادہ ہیں اور وہ پاکستان کی امریکی فوجی امداد کی نسبت بہت وسیع پیمانہ پر اسلحہ حاصل کر رہا ہے ان حالات

فولاد کے کارخانہ کے لئے سوا چار سو ایکڑ زمین حاصل کر لی گئی

ملتان ۲۰ مارچ معلوم ہوا ہے کہ ملتان سے چھ میل دور پیران غائب کے مقام پر ۴۲۵ ایکڑ زمین لوہے اور فولاد کے کارخانے کے لئے حاصل کر لی گئی ہے یہ کارخانہ پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن قائم کر رہی ہے کارخانے کے لئے موزوں جگہ کی تلاش کا کام ایک عرصے سے جاری تھا۔ اب وہاں ٹیوب ویل لگائے جا رہے ہیں۔ ابتدائی کام کی نگرانی ایک جرمن انجینئر کے سپرد ہے۔